معاشرے میں جنسی جرائم کے سدباب کے لئے سزا کا تصور: الہامی مذاہب کے تناظر میں

The Concept of Punishment for the Prevention of Sexual Crimes in Society: in the Perspective of Divine Religions

مقالہ نگار: **نوشین بی بی**

پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان، مردان
noshhin@gmail.com

معاون مقالہ نگار: **ڈاکٹر نیاز محمد**

پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان، مردان
Prof.niaz@awkum.edu.pk

ABSTRACT

Sex Crimes erode society. Today everyone see through media that everywhere sex crimes are happening. Rape, harassment and sexuality cases are growing day by day; even some organizations are encouraging these crimes. Many countries of the world have made strict rules to prenvent these crimes. Inspite of physical and financial punishments these countries have failed to stop these crimes. These crimes are growing due to forgetting the lessons of inspired religions. Adultary is forbidden in juddism, Christianity and Islam. All these three religions consider that adultery is a crime and have fixed punishment for these sex crimes. Unfortunately, the punishment rules of inspired religions for the sex crmes are not currently applied in most states of the world. Sex crimes rate are growing very rapidly. To stop these crimes it must be wanted that Jews, Christians and Muslims applied in their states, the rules of punishment for the sex crimes regulated by their religions. This article describes the concept of sex crimes and their punishment in the perspective of the inspired religions.

Keywords: Religion, Islam, Juddism, Christianity, society, sex crims,

معاشرے میں جنسی جرائم کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، میڈیا سے یہ اندازہ لگتا ہے کہ مشرق و مغرب میں تقریباً ہر معاشرہ اس ناسور کی بھینٹ چڑھا ہے۔ ریپ اور جنسی حراسگی کے واقعات کا سلسلہ بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے، اس لئے مختلف ممالک میں اس حوالے سے سخت قانون سازی کی گئی۔ صرف یہ نہیں بلکہ جنس پرستی کے لئے تو باقاعدہ منظم شکل میں تحریکیں چلائی جاتی ہیں حالاں کہ الہامی مذاہب میں اس کا تصور نہیں ہے۔ الہامی مذاہب نے پہلے سے اس حوالے سے سخت موقف اختیار کیا ہے جس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے لوگ مشکلات سے دوچار ہیں۔ آج یہودی ریاستوں میں اسرائیلی مذہبی لٹریچر کے قوانین جرائم جنس عملی

طور پر نافذ نہیں ہیں، اس طرح ان ہی قوانین کو عیسائیت بھی عملاً نافذ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسلام نے بھی ان جرائم کے سزاوں کی تعین کی ہے قرآن کریم نے زنا، جیسے جرم کو "معاشرتی جرم" قرار دیا ہے [1]۔ لیکن اسلامی ممالک میں جنسی جرائم کے اسلامی قوانین نافذ نہ ہونے کے برابر ہیں، یہی وجہ ہے کہ قوانین کے سلسلہ میں مذہبی لٹریچر پر عمل درآمد بہت کم ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں جنسی جرائم بڑھتے جارہے ہیں۔

1۔ الہامی مذاہب میں جنسی جرائم کا تصور اور اس کی نوعیت

الہامی مذاہب نے جنسی جرائم کا نہ صرف تصور پیش کیا بلکہ جنسی جرائم میں سے ہر ایک جرم کو جدا جدا ذکر کرکے اس کی جدا جدا سزا مقرر کی ہے۔ اسلامی تعلیمات فی الحقیقت گذشتہ الہامی قوانین کا تسلسل بھی ہیں اور حرفِ انتہا بھی۔ ان تمام الہامی مذاہب نے جنسی جرائم کے خاتمے کے لئے ان کی تمام صورتوں کو بیان کیا ہے۔ الہامی مذاہب میں جنسی جرائم ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

1.1۔ یہودیت میں جنسی جرائم کا تصور اور اس کی نوعیت

1.1.1۔ یہودیت میں جنسی جرائم کا تصور

تمام الہامی مذاہب میں یہ ایک برا عمل ہے۔ یہودیت میں عزت کے خلاف جرائم میں سب سے بڑا اور قبیح جرم زنا کو قرار دیا گیا ہے یہودیوں کے ہاں زنا کی تعریف ان الفاظ سے کی جاتی ہے:

کل اتصال جنسی غیر شرعی کان یضاجع رجل امراة غیره او فتاة مخطوبة لرجل آخر او فتاة حرة غیر مخطوبة[2]

"ہر وہ غیر شرعی جنسی ملاپ جو کسی دوسرے کی بیوی، منگیتر یا کسی ایسی عورت سے کی جائے جس کی منگنی نہیں ہوئی ہو"۔

یہودیت میں زنا کی قباحت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاتا ہے کہ موسیٰ کو جو احکام عشرہ دیئے گئے ان میں زنا سے انتہائی مؤکد انداز میں منع کیا گیا ہے چنانچہ استثناء اور خروج میں مذکور ہے:

"تم زنا نہ کرو"۔[3]

1.1.2۔ یہودیت میں جنسی جرائم کی مختلف نوعیتیں اور ان کی سزا

یہودیت میں جرم زنا کی مختلف صورتیں اور ان کی سزائیں حسب ذیل ہیں:

1: محرمات سے زنا

وہ رشتہ دار جن سے نکاح کرنا جائز نہ ہو یہودیت میں ان سے زنا کرنا ایک قبیح جرم قرار دیا گیا ہے چنانچہ احبار میں مختلف مقامات میں محرمات سے زنا کرنے سے سخت منع کیا گیا ہے:

"تم میں سے کوئی اپنے قریبی رشتہ دار کے پاس نہ جائے تاکہ اس کا بدن بے پردہ کرے۔ میں خداوند ہوں۔ تو اپنی ماں کے بدن کو بے پردہ نہ کرے جو کہ تیرے باپ کا بدن ہے کیونکہ وہ تیری ماں ہے تو اپنی بہن کے بدن کو بے پردہ نہ کرے خواہ وہ تیرے

باپ کی بیٹی ہو یاماں کی چاہے وہ گھر میں پیدا ہوئی ہو یا اور کہیں اور تو اپنی نواسی یا پوتی کے بدن کو بے پردہ نہ کر کیونکہ ان کا بدن تمھارا ہی بدن ہے اور تو اپنے باپ کی بیوی کی بیٹی کے بدن کو بے پردہ نہ کر جو تیرے باپ سے پیدا ہوئی ہو تیری بہن ہے تو اپنے پھوپھی کے بدن کو بے پردہ نہ کر کیونکہ وہ تیری قریبی رشتہ دار ہے تو اپنے باپ کے بھائی کے بدن کو بے پردہ نہ کر یعنی اس کی بیوی کے پاس نہ جانا وہ تیری چچی ہے اور اپنے بہو کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے بیٹے کی بیوی ہے اور تو اپنے بھاوج کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے بھائی کا بدن ہے تو کسی عورت اور اس کی بیٹی کو بے پردہ نہ کرنا اور نہ تو اس عورت کی نواسی یا پوتی سے بیاہ کر کے کر کے ان میں سے کسی کے بدن کو بے پردہ کرنا کیونکہ وہ دونوں اس عورت کے قریب رشتہ دار ہیں یہ انتہائی خباثت ہے اور تو اپنے سالی سے بیاہ کر کے اس کو اپنی سوکن مت بنانا کہ دوسرے کے ہوتے ہوئے اس کے بدن کو بے پردہ کرے اور تو ایسی عورت کے پاس اس کے جسم کو بے پردہ کرنے کے لیے مت جانا جو حیض کی وجہ سے ناپاک ہے"۔[4]

2: زنا بالرضا

عہد نامہ قدیم میں زنا بالرضا کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ دونوں کے لیے یہ ایک قبیح جرم قرار دیا گیا ہے چنانچہ شادی شدہ کے بارے میں آتا ہے:

"جو کوئی کسی دوسرے کی بیوی یا اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے تو زانی اور زانیہ دونوں قتل کئے جائیں"۔[5]

اسی طرح غیر شادی شدہ کے بارے میں آتا ہے:

"اگر کسی آدمی کو کوئی ایسی کنواری لڑکی مل جائے جس کی منگنی نہ ہوئی ہو اور وہ اس سے صحبت کرے تو دونوں پکڑے جائیں"[6]

3: زنا بالجبر

یہودیت میں زنا بالجبر کرنے میں صرف فاعل ہی مجرم ٹھہرایا جائے گا استثناء میں اس کی صورت ذکر کی گئی ہے: "اگر کسی آدمی کو ایسی لڑکی جس کی منگنی ہوئی ہو کسی کھیت یا میدان میں مل جائے اور وہ آدمی اس سے جبراً صحبت کرے تو صرف وہی آدمی قصور وار ٹھہرایا جائے گا کیونکہ وہ لڑکی اس میدان میں ملی اور وہ منسوبہ لڑکی چیخی چلائی بھی لیکن وہاں پر کوئی ایسا نہ تھا جو اسے بچائے"۔[7] اس صورت میں صرف مرد کو مار ڈالنے کا حکم ہے کیونکہ کھیت، میدان یا جنگل میں کسی لڑکی کا چیخنا چلانا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس لڑکی سے زبردستی صحبت کیا گیا ہے۔

4: لواطت

یہودیت میں ہم جنس پرستی یعنی مرد کا مرد سے یا عورت کا عورت سے صحبت کرنے سے سختی سے منع آیا ہے:

"تو مرد سے صحبت نہ کرنا جیسے عورت سے کرتا ہے یہ نہایت ایک قبیح اور مکروہ فعل ہے"۔[8]

عہد نامہ قدیم میں جانوروں سے یا مرد کا مرد یعنی لواطت سے بھی سختی منع آئی ہے[9]۔ اسی طرح دوسری جگہ آتا ہے:

"اگر کوئی مرد سے صحبت کرے جیسے عورت سے کرتے ہیں تو ان دونوں نے نہایت مکروہ فعل کیا ہے لہٰذا وہ ضرور جان سے مارے جائیں ان کے خون انہی کے گردن پر ہوگا"۔[10]

1.2۔عیسائیت میں جنسی جرائم کا تصور

جنسی جرائم میں جو قانون شریعت موسی میں تھی وہی قانون عیسوی میں بھی تھی اور جو تصور وہاں لیا جاتا ہے وہ یہاں ہے، البتہ یہ بات ضرور ہے کہ دین عیسوی میں وقتی حالات کے تناسب سے تمام قوانین میں کچھ ضروری ترمیمات کردی گئیں مثلاً شریعت موسوی میں محض انسان کے فرائض پر زور دیا گیا تھا حضرت مسیح علیہ السلام نے خیرات فیاضی اور ہمدردی وایثار پر زور دیا۔اس کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہودیوں کی مخصوص اخلاقی اور سیاسی حالت کو پیش نظر رکھ اصلاح کی کوشش کی تھی مثلا یہودیوں میں مال ودولت کی حرص بہت زیادہ چڑھ گئی تھی تو حضرت عیسیٰ نے ان کو قناعت وتوکل اور متاع دنیا کی تذلیل وتحقیر کی تلقین کی۔ دوسرے ادیان کی طرح عیسائیت میں وہ افعال ناپاک اور گناہ قرار دیے گئے ہیں جو خلاف فطرت ہیں، اور جنسی استحصال تو ہے ہی خلافِ فطرت،اس لئے اس کو خصوصی طور پر بیان کیا ہے۔چنانچہ "متی" میں ہے:

"مگر جو باتیں منہ سے نکلتی ہیں وہ دل سے نکلتی ہیں وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں کیونکہ برے خیال، حرام کاریاں، خونریزیاں، زناکاریاں، حرامکاریاں، چوریاں، جھوٹی گواہیاں اور بدگویاں دل سے نکلتی ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں مگر بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا[11]"۔

1.3۔اسلام میں جنسی جرائم کا تصور

نوع انسانی کا بقاءاور انسانی تمدّن کا قیام، دونوں اس بات پر منحصر ہیں کہ عورت اور مرد محض لطف اور لذت کے لیے ملنے اور پھر الگ ہو جانے میں آزاد نہ ہوں، بلکہ ہر جوڑے کا باہمی تعلق ایک ایسے مستقل اور پائیدار عہدِ وفا پر استوار ہو جو معاشرے میں معلوم ومعروف بھی ہو اور جسے معاشرے کی ضمانت بھی حاصل ہو۔اس کے بغیر انسانی نسل ایک دن کے لیے بھی نہیں چل سکتی کیونکہ انسان کا بچہ اپنی زندگی اور اپنے انسانی نشو نما کے لیے کئی برس کی دردمندانہ نگہداشت اور تربیت کا محتاج ہوتا ہے اور تنہا عورت اس بار کو اُٹھانے کے لیے کبھی تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ مرد اس کا ساتھ نہ دے جو اس بچے کے وجود میں آنے کا سبب بنا ہو۔[12]یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس عمل کو سخت گناہ قرار دینے کے ساتھ ایک جرم تصور کرتے ہوئے اس کی سزا مقرر کی ہے۔

{وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا}[13] "اور پاس نہ جاؤ بدکاری (زنا) کے، وہ ہے بے حیائی۔اور بُری راہ ہے۔

انسان اِس کو ہر زمانے میں ایک سخت عیب، ایک بڑی بداخلاقی اور مذہبی اصطلاح میں ایک شدید گناہ سمجھتا رہا ہے۔اور انہی وجوہ سے ہر زمانے میں انسانی معاشروں نے نکاح کی ترویج کے ساتھ ساتھ زنا کے سدِّ باب کی بھی کسی نہ کسی طور پر ضرور کوشش کی ہے۔البتہ اس کوشش کی شکلوں میں مختلف قوانین اور اخلاقی وتمدنی اور مذہبی نظاموں میں فرق رہا ہے، جس کی بنیاد دراصل اس فرق پر ہے کہ

نوع اور تمدن کے لیے زنا کے نقصان دہ ہونے کا شعور کہیں کم ہے اور کہیں زیادہ، کہیں واضح ہے اور کہیں دوسرے مسائل سے اُلجھ کر رہ گیا ہے۔ جنسی جرائم سے بچنے کے لئے قرآن کریم نے نکاح کی ترغیب ہے:

{وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ}[14]

"اور بیاہ دو رانڈوں (مجردوں) کو اپنے اندر، اور جو نیک ہوں تمہارے غلام اور لونڈیاں، اگر وہ ہوں گے مفلس اللہ ان کو غنی کرے گا اپنے فضل سے"۔

2۔ جنسی جرائم کی سزائیں اور الہامی مذاہب

یہودیت نے جنسی جرائم کے خاتمے کے لئے سزائیں مقرر کی ہیں اس طرح عیسائیت نے بھی یہودیت کی اقتدا کرتے ہوئے اس تسلسل کو جاری رکھا۔ اسلام ان مذاہب کی اخری کڑی ہے، اسلام میں مختصر مگر جامع الفاظ میں جنسی جرائم کی سزا کو بیان کر دیا گیا ہے۔ ذیل میں الہامی کتب کے تناظر میں جنسی جرائم کی سزا بیان کی جاتی ہے:

2.1۔ یہودیت میں جنسی جرائم کی سزا کا قانون

یہودی ادب اور بالخصوص عہد نامہ قدیم کے مطابق عزت کے خلاف سب سے بڑا جرم زنا تھا، عہد نامہ جدید میں بھی اسے سنگین جرم قرار دیا گیا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ برے ارادے کے ساتھ کسی عورت کی طرف نگاہ ڈالنے کو دل کا زنا قرار دیا گیا ہے، چنانچہ متی میں ہے:

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرنا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بری خواہش کے ساتھ کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا[15]"۔

عہد نامہ جدید میں زنا کی مزید یہ صورت بھی بیان کی گئی ہے:

"کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اسے طلاق نامہ لکھ دے لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تم میں سے جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے اور جو اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کر لے وہ زنا کرتا ہے[16]۔۔۔۔ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری سے بیاہ کر لے وہ زنا کرتا ہے اور جو شخص شوہر کی چھوڑی ہوئی عورت سے بیاہ کر لے وہ بھی زنا کرتا ہے[17]"۔

عہد نامہ قدیم میں زنا کی مختلف صورتوں کا تذکرہ موجود ہے تاہم بعض صورتوں میں مرد و عورت دونوں کے لیے اور بعض میں صرف مرد کے لیے سزائے موت کا اعلان کیا گیا ہے جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہیں:

2.1.1 شادی شدہ عورت سے زنا

"اگر بات سچ ہو کہ لڑکی میں کنوارے پن کے نشان نہیں پائے گئے تو اس لڑکی کو اس کے باپ کے گھر کے دروازے پر

نکال لائیں اور اس کے شہر کے لوگ اسے سنگسار کریں کہ وہ مر جائے یوں تو ایسی برائی کو اپنے درمیان سے دفع کرنا[18]۔

2.1.2 کنواری سے زنا

"اگر کوئی کنواری لڑکی کسی سے منسوب ہو گئی ہو اور کوئی دوسرا آدمی اسے شہر میں پا کر اس سے صحبت کرے تو ان دونوں کو شہر کے پھاٹک پر نکال لانا اور ان کو سنگسار کر دینا کہ مر جائیں لڑکی کو اس لیے کہ وہ شہر میں ہوتے ہوئے نہ چلائی مرد کو اس لیے کہ اس نے ہمسائیہ کی بیوی کو بے حرمت کیا۔ یوں تو ایسی برائی کو اپنے درمیان سے دفع کرنا[19]"۔

2.1.3 زنا بالجبر

"اگر کسی شخص کو وہ لڑکی جس کی نسبت ہو چکی ہو کسی میدان یا کھیت میں مل جائے اور وہ آدمی جبراً اس سے صحبت کرے تو فقط وہ آدمی ہی جس نے صحبت کی مار ڈالا جائے پر اس کی لڑکی سے کچھ نہ کرنا کیونکہ لڑکی کا ایسا گناہ نہیں کہ وہ قتل کے لائق ٹھہرے اس لیے کہ یہ بات ایسی ہے کہ جیسا کوئی اپنے ہمسائیہ پر حملہ کرے اور اسے مار ڈالے کیونکہ وہ لڑکی اس میدان میں ملی اور منسوبہ لڑکی چلاتی بھی پر وہاں کوئی ایسا نہ تھا جو اسے چھڑاتا[20]"۔

2.1.4 محرمات سے زنا

"اگر کوئی شخص اپنی بیوی اور اپنی ساس دونوں کو رکھے تو بڑی خباثت ہے سو وہ آدمی اور دونوں عورتیں تینوں کے تینوں جلا دیے جائیں تاکہ تمہارے درمیان خباثت نہ رہے[21]"۔

دوسری جگہ وارد ہے:

"اگر کوئی آدمی اپنی بہن کو جو اس کے باپ کی یا اس کی ماں کی بیٹی ہو لے کر اس کا بدن دیکھے اور اس کی بہن اس کا بدن دیکھے تو یہ شرم کی بات ہے وہ دونوں اپنی قوم کی آنکھوں کے سامنے قتل کیے جائیں[22]"۔

2.1.5 لواطت

عہد نامہ قدیم نے لواطت کی صورت میں بھی سزائے موت کا اعلان کیا ہے: اگر کوئی مرد سے صحبت کرے جیسے عورت سے کرتے ہیں تو دونوں نے نہایت مکروہ کام کیا سو وہ دونوں ضرور جان سے مارے جائیں۔ ان کا خون انہی کے گردن پر ہو گا[23]"۔

2.2۔ عیسائیت میں جنسی جرائم کی سزا

عیسائیت کے لئے تقریباً وہ سزائیں ہیں جو یہودیت میں ہیں، عیسائیت میں عمومی طور پر ہر قسم کے جرائم کی سزا متعین ہے۔ عیسائیت کی تعلیمات اس بات پر زور دیتی ہیں کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ ایسا سلوک کرو جو تم اپنے ساتھ کرتے ہو اور جو تمہیں ناراض کرتے ہیں انہیں معاف کر دو۔ متی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی تعلیمات کا مروجہ تعلیمات سے واضح طور پر تقابل کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

"تم نے سنا ہے کہ یہ کہا گیا ہے آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ تم برائی کی مزاحمت نہ کرو بلکہ اگر کوئی تمہارے داہنے رخسار پر تھپڑ مارتا ہے کہ تم اس کی طرف اپنا بائیاں رخسار کر دو[24]"۔

اس طرح جنسی جرائم کی سزا بھی متعین ہے۔ یہودی ادب کے مطابق ایک دفعہ ایک زانیہ پر سنگسار ہونے والی تھی تو حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام نے مداخلت کرتے ہوئے فرمایا کہ سزا صرف وہی دے سکتے ہیں جنہوں نے خود کبھی جرم نہ کیا ہو[25]۔

اس حوالے سے بعض عیسائی کہتے ہیں کہ سزائے موت کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے جب کہ بعض عیسائی کہتے ہیں کہ ریاستوں کو سزائے موت نافذ کرنے کا اختیار ہے۔ مارٹن لوتھر نے دلیل دی ہے کہ خدا نے بدکاروں کو سزا دینے کا اختیار سول مجسٹریٹوں کے حوالے کر دیا ہے۔ چنانچہ عیسائیوں کو حق حاصل تھا کہ وہ ججوں کے حکم کے طور پر کام کریں فیصلے کریں اور سزائیں سنائیں۔ بدکاروں کو تلوار سے سزا دیں۔ تاہم لوتھرن چرچ کے ممبران نے نشاندہی کی ہے کہ اگرچہ یہ اختیارات دیے گئے ہیں تاہم یہ حکم نہیں ہے اور اس بنا پر ریاست پر واجب نہیں ہے کہ وہ اسے استعمال کرے۔ وہ دلیل دیتے ہیں کہ حقیقت میں حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی تعلیمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست کو کسی کی زندگی لینے کا اختیار استعمال نہیں کرنا چاہیے اور وہ عہد نامہ قدیم کے اس حکم "تم کسی کا قتل نہیں کرو گے" کا اطلاق معاشروں، حکومتوں اور افراد سب پر ہوتا ہے۔[26]

شاید عیسائی مذہب میں سزائے موت کے خلاف سب سے بڑی دلیل نجات کا عقیدہ ہے۔ عیسائیت اس بات پر زور دیتی ہے کہ نبی نوع انسان آزاد ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کا راستہ اختیار کریں یا اس سے بھٹک جائیں اور جو اس سے بھٹک جاتے ہیں وہی گنہگار ہیں لیکن زیادہ زور اس بات پر دیا جاتا ہے کہ گنہگاروں میں پچھتاوے کی اہمیت ہونی چاہیے ان کا فرض ہے کہ وہ ندامت محسوس کریں اور جب انہیں معاف کر دیا جائے تو وہ اپنا رویہ تبدیل کر لیں اور فریقین صلح کر لیں سچی ندامت کے بعد زندگی کا نئے سرے سے آغاز کیا جا سکتا ہے یہ دلیل دی گئی ہے کہ سزائے موت سے حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کے اس موعود آغاز نو کا موقع گنہگار یا نادم کو نہیں ملتا۔ ہر شخص کی اصلاح اور نجات کی صلاحیت کا یہ نظریہ عیسائیت میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ عیسائی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی پھانسی اور دوبارہ زندہ ہونے سے دنیا کو ہر قسم کی نجات مل چکی ہے۔ جرمنی کے بشپ کروز کے الفاظ ہیں:

> اگر ہم بحیثیت عیسائی یہ عقیدہ نہ رکھیں کہ انسان بدل سکتا ہے اور اس کو آغاز نو کی اجازت دی جا سکتی ہے تو پھر حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کے پیغام کی طاقت سے ہی انکار کرتے ہیں[27]"۔

2.3۔ اسلام میں جنسی جرائم کی سزا

زنا اور شرم گاہوں کو ظاہر کرنا لازم وملزوم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس نکتے پر خاص طور سے زور دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: "اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد

اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، کچھ شک نہیں کہ ان کے لیے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے"[28]۔

زنا کی حُرمت پر متفق ہونے کے بعد اختلاف جس امر میں ہوا ہے وہ اس کے جرم، یعنی قانوناً مستلزم سزا ہونے کا مسئلہ ہے، اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے اسلام اور دوسرے مذاہب اور قوانین کا اختلاف شروع ہوتا ہے۔ انسانی فطرت سے قریب جو معاشرے رہے ہیں، انہوں نے ہمیشہ زنا، یعنی عورت اور مرد کے ناجائز تعلق کے بجائے خود ایک جرم سمجھا ہے اور اس کے لیے سخت سزائیں رکھی ہیں۔ لیکن جوں جوں انسانی معاشروں کو تمدّن خراب کرتا گیا ہے، رویّہ نرم ہوتا چلا گیا ہے۔ اس معاملے میں اوّلین تساہُل، جس کا ارتکاب بالعموم کیا گیا، یہ تھا کہ "محض زنا" (Fornication) اور "زنا بزنِ غیر" (Adultery) میں فرق کر کے، اول الذکر کو ایک معمولی سی غلطی، اور صرف مؤخر الذکر کو جرم مستلزم سزا قرار دیا گیا۔[29] اسلام نے اس حوالے سے اپنے موقف کو برقرار رکھا ہے اور سخت سے سخت سزا مقرر کی ہے تاکہ کوئی اس عمل کا ارتکاب نہ کرے اس طرح زنا کو ثابت کرنے کے لئے سخت سے سخت شرائط لگائی ہیں تاکہ کوئی کسی پر الزام نہ لگائے۔

2.3.1۔ غیر شادی شدہ زانی وزانیہ کی سزا

اگر زانی وزانیہ غیر شادی شدہ ہوں تو ان کو کوڑے لگائے جائیں گے، اس حوالے سے قرآن کریم نے وضاحت کی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ریاست مدینہ میں اس کو عملاً نافذ کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ [30]"۔

"زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگاؤ، اور اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، تو اللہ کے دین کے معاملے میں ان پر ترس کھانے کا کوئی جذبہ تم پر غالب نہ آئے۔ اور یہ بھی چاہیے کہ مؤمنوں کی ایک مجمع ان کی سزا کو کھلی آنکھوں دیکھے [31]"۔

2.3.2۔ شادی شدہ زانی وزانیہ کی سزا

اسلام میں شادی شدہ زانی وازنیہ کی سزا یہ ہے کہ ان دونوں کو رجم کیا جائے گا یعنی پتھر سے مار کر قتل کیا جائے گا۔ رجم کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَطَبَ النَّاسَ فَسَمِعَهُ يَقُولُ: أَلَا وَإِنَّ أُنَاسًا يَقُولُونَ مَا بَالُ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ الْجَلْدُ؟ «وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ». وَلَوْلَا أَنْ يَقُولَ قَائِلُونَ أَوْ يَتَكَلَّمَ مُتَكَلِّمُونَ: أَنَّ عُمَرَ زَادَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ لَأَثْبَتُّهَا كَمَا نُزِّلَتْ[32]"

"عبد الرحمن بن عوفؓ سے منقول ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب کیا تو میں ان سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ خبردار (ممکن ہے کہ) لوگ کہیں کہ رجم کہاں سے آیا، اللہ کی کتاب میں تو جلد یعنی کوڑوں کا ذکر آیا ہے؟۔ (جان لو کہ) رسول اللہ ﷺ نے

رجم کیا ہے اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے بعد رجم کیا ہے۔ اور اگر کہنے والے یہ نہ کہیں کہ عمر نے کتاب اللہ میں ایسی چیز کی زیادتی کی جو کہ اس میں نہیں ہے تو میں رجم کو ضرور کتاب اللہ میں لکھ دیتا جیسا کہ نازل ہوا ہے۔

2.3.3۔ لواطت

ہم جنس پرستی ایک قبیح عمل ہے اس لئے اسلامی معاشرے کو ایسی گندی، خبیث، گھناؤنی عادات سے بچانے کے لئے اللہ نے اس جرم کے مرتکب کے لئے سخت سزا تجویز فرمائی ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَحِيمًا}[33]

"اور تم میں سے جو بھی کوئی بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان دونوں کو ایذا پہنچاؤ، پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور (اپنی) اصلاح کر لیں تو انہیں سزا دینے سے گریز کرو، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے"۔

بعض مفسرین نے اس آیت کو ہم جنس پرستی سے متعلق قرار دیا ہے۔ ان کی رائے میں اس آیت میں لواطت کی سزا بیان کی گئی ہے۔[34] امام ترمذیؒ نے اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی نقل کرنے کے بعد اس پر آئمہ کرام اور علماء کی آراء بیان کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنهما قَالَ أَبُو عِيسَى وَإِنَّمَا يُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو فَقَالَ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَتْلَ وَذَكَرَ فِيهِ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ وَهَذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.[35]

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کو قوم لوط جیسا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ہم اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا اور فرمایا قوم لوط کا سا عمل کرنے والا ملعون ہے، قتل کا ذکر نہیں کیا۔ نیز یہ بھی مذکور ہے کہ چوپائے سے بدفعلی کرنے والا بھی ملعون ہے۔ بواسطہ عاصم بن عمر،

سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاعل اور مفعول (دونوں) کو قتل کر دو۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے، ہم نہیں جانتے کہ اسے عاصم کے سوا کسی اور نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعف ہے، لوطی کی سزا میں علماء کا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک شادی شدہ ہو یا کنوارہ اس پر رجم ہے، یہ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بعض فقہاء و تابعین جن میں حضرت حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ شامل ہیں، فرماتے ہیں لواطت کرنے والے کی حد وہی ہے جو زانی کی ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے"۔

مذکورہ بالا حدیث کو امام حاکم، ابنِ ماجہ، امام نسائی، امام بیہقی، امام احمد بن حنبل، امام طبرانی، امام عبد الرزاق اور امام ابنِ حبان رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سمیت کئی محدثین نے روایت کیا ہے۔ ہم جنس کی سزا کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ عبد الرحمان الجزیری نے الفقہ علی المذاهب الاربعۃ میں فقہائے احناف کے مؤقف کا خلاصہ ان الفاظ میں کیا ہے کہ:

امام ابو حنیفہؒ 1 کے نزدیک ہم جنس پرست کی سزا حد نہیں، تعزیر ہے۔ جب کہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما حد کے قائل ہیں۔[36]

نتائج البحث:

1۔ تمام الہامی مذاہب میں جنسی جرائم کا تصور موجود ہے۔ جنسی جرائم دراصل معاشرے کے لئے ایک ناسور ہے اس ناسور سے معاشرے کو پاک کرنے میں الہامی مذاہب نے کردار ادا کیا ہے۔ اور الہامی مذاہب کے تصورات جنسی جرائم کے سد باب کا ذریعہ ہے۔

2۔ جنسی جرائم کے سد باب میں اصل رکاوٹ الہامی مذاہب کی تعلیمات پر عدم عمل ہے۔ یہود، عیسائی اور مسلمان تو اپنے مذہب کے پیروکار ہیں لیکن قانون میں وہ سزائیں شامل نہیں کرتے ہیں جو ان کے مذاہب نے مقرر کی ہیں۔

3۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام تینوں مذاہب میں جنسی جرائم کی سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی سزائیں نافذ کرنے سے معاشرے میں زنا، ریپ اور حراسگی کا سد باب ہو گا۔ آج ان تعلیمات پر عمل درآمد نہیں ہے اس لئے معاشرے میں ان جرائم کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1]نساء،۱۵۔۱۶

[2] عبدالملک،ابراہیم، قاموس الکتاب المقدس(بیروت: مجمع الکنائس ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء)ص ۷۴۳

[3]استثنا۵: ۱۸، خروج۳۰: ۱۴

[4] احبار،۱۸: ۶تا۲۷

[5]احبار۲۰ : ۱۰

[6]استثناء۲۲: ۲۸

[7] استثناء۲۲: ۵تا۳۵تا۲۸

[8]احبار۱۸: ۲۷

[9]احبار۱۸: ۲۷،۲۸،۲۹

[10] احبار۲۰: ۱۳

[11]متی۱۵: ۱۹،۲۰

[12] مودودی، مولانا ابوالاعلی، **تفہیم القرآن**(لاہور، ادارہ ترجمان القرآن،2017ء)3/ 320

[13] الاسراء:32

[14] [النور:32]

[15]متی۵: ۲۸

[16]متی۵: ۳۲

[17]لوقا۱۶: ۱۸

[18]خروج۲۱: ۲۸،۳۰

[19]استثنا۲۲: ۲۳،۲۴

[20]استثنا۲۲: ۲۵،۲۷

[21]احبار۲۰: ۱۴

[22]احبار۲۰: ۱۷

[23]احبار۲۰: ۱۳

[24]متی،۵: ۳۸۔۳۹

[25]ایمنسٹی انٹرنیشنل آسٹرین سیکشن

[26]ایمنسٹی انٹرنیشنل آسٹرین سیکشن

[27] یمنسٹی انٹر نیشنل آسٹرین سیکشن

[28] احزاب ۳۵:۳۳

[29] مودودی، مولانا ابوالاعلیٰ، **تفہیم القرآن** (لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، 2017ء)3/ 320۔

[30] سورۃ النور ۲۴: ۲

[31] مفتی محمد تقی عثمانی **آسان ترجمہ قرآن**،، (کراچی: مکتبہ معارف القرآن ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء) صفحہ ۷۴۳۔

[32] امام احمد بن حنبل **المسند**، بیروت : مؤسسۃ الرسالہ،، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء، ج۱: ۳۲۷۔

[33] النساء:16

[34] رازی، التفسیر الکبیر، بیروت، دار الکتاب۔9/ 187۔

[35] ترمذی، السنن، بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، 4: 57، رقم:1456۔

[36] الجزیری، عبدالرحمٰن، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، دار الفکر، بیروت، لبنان، 5: 141۔